

بہت شتاب تم اے بھائی ہلکو چھوڑ چلے تھین نہ دیکھ سکا ہائے یہ فلک سے پوچھ سے تھا جو کوئی اسکی بھی جہنم تھی خونبار کرے تھی دمدم اسکی زبان کی لقت ر درود بھیج شہیدوں یہ کہ سخن کو تمام سخن تو ترارولاتا ہے شکل ابر مویطیر	کسا سکی نہ نے اس لاش کو لگا کے گلے نہان کی گو دین ششماہ سے زیادہ پلے بیان یہ کرتی تھی رور و سکی نہ بادل زار جگر ہر ایک کا مجروح اور سینہ نگار زیادہ اس سے نہ کر اب تو سودا طول کلام جزاہر و دوجہان اس کی جگہ دینگے امام
--	--

## مرثیہ دیگر

یہ بات وہ نہیں جسے عالم کو پوچھے گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے جو دل کی سو عزیز کے جانے ہو طول گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے اُسکے بھی دلو گھر چہ نہایت الم ہوا گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے آکر دیا شہادت حسین کا پیام گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے حور و ملک نے چاک کی اپنے پیر ہن گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے یہ بھی عجب نہیں کی لہور دین اسکی نین گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے غار ت کی واسطے جو چلے سو خیمہ گاہ گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے نزدیک تھا کہ عرش تلک غم کو گداز گذری جو فاطمہؑ یہ اُسے ہم سے پوچھے دھونڈھین تھو وہ کسو کا گریبان کوئی	کسا ہر غم ہمیں نہ کسی دم سے پوچھے گر پوچھنا ہو تو کسی محرم سے پوچھے نوع بشر میں ہر بشریت کا یوں اصول پر لے گئے جہان سے تشریف جب سول آدم کے جب فراق نے حوا کو رو دیا پر جب علیؑ سے فاطمہؑ ہونے لگی جدا روح الامین نے جب بدر سید الانام گر بیان سب اہل بیت تھی پر شکوہ کلام دنیا سے کھاکے زہر چلے جس کھڑی حسن منہ سے جگر کے ٹکڑے جیسے سودا لگن مان سٹی ہے بیٹے کے مرنے پہ کر کے بین یر کاٹ کر سنان یہ رکھا جب سر حسین کرفج اس غریب کو جس دم وہ رو سیاہ دنیا تو جن و انس یہ پار ایک تھی پر آہ غار ت پہ تھے بیچ کیا دست جب دراز پیر سیند اس مقام میں جو کیسے سج ہی باز اہل حرم پہ واسطے دہشت کر کہ تہنیب
--	--



گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	جس دم اتاری پائون سے زینب کو پازیب
داسن نہ تھا کسوکے جو تن پد سے قبا	چھوڑی نہ سر پہ ایک کے ان سفیون سے روا
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	پیر کالون سے سکینہ کی جب دوسے لیے چھتا
اونٹون پہ لے حجاز و عمار ی کیا سوار	زنجیر کر جب اہل حرم کو اسیر دار
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	اور دی انھوں نے عابد بیمار کو ہمار
زنجیر اسکے پائون میں اور طوق تھا گلے	جاتا تھا وہ غریب چلا خاک منہ ملے
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	جو وقت عابدین کو اس طرح لے چلے
منزل تمام کھٹی اسے اشک آہ میں	تھا اسپہ رحم تک نہ کسی روسیاہ میں
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	جب پائون بیچ اسکے لگا خار راہ میں
چلنا تھا اسکو راہ کا ہر یک قدم	از بسکہ ناتوانی سے کانپے تھا اسکا تن
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	چلنے کا جب کسوتے کہا سخت اسے سخن
انکا جوان نے پیئے کو پانی کسوکے	جو وقت تشنگی سے ہوئی خشک اڈ لب
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	اور کوزہ دیکے ہاتھ لیا چھین اس کو جب
زین العبا کو لیکے پیش عدو دار	اس سخت و صعوبت و سختی سے وہ لعین
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	جب بول اٹھا وہ قتل کرو اسکے بھی تیلین
سکلی عدو یہ سنگ کو بھی منہ کروا اور	حور و ملک یہ سسکے لگے رونے شکل مین
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	بہر جس گھڑی بٹھائے لگا اسکو زیر تیغ
لاکے تو دیکھ کر مسہم ہوا نہ زید	بندم سر حین کو مجلس میں وہ پلید
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	اور چھڑنے جب اسکو لگایکے چوب بیہ
جو وقت کی تو کانپے زمین اور آسمان	یہ حال دیکھ زینب دگلتو م نے فغان
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	جو کچھ کہو درست ہی رہ سکے وہ فغان
بیتی جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	اس مہربان خبر نہیں مج کو بھی من و عن
گذری جو فاطمہ پر اسے ہم سے پوچھیے	دعوامرا غلط اور جو کتا مون یہ سخن